اسلام میں آنکھ کا تصور

مولانا حکیم محمد منشاء کاشف
(فیصل آباد)

نظر خراب تو نیت برباد...... دولت حیاء لٹ جائے گی تو پوری کائنات انسانیت بربادیوں کا گہوارہ بن کر رہ جائے گی۔

آنکھ نہایت قیمتی جوہر ہے' اس کی قدر اندھوں سے پوچھئے۔ آنکھ نہیں تو جہاں نہیں۔ آنکھوں والو! آنکھیں بڑی نعمت ہیں' یہ جملے ہمیشہ ہمارے کانوں سے ٹکراتے ہیں' آنکھ کی ذمہ داری سب اعضاء سے زیادہ ہے۔ اخلاق و کردار کی ساری زندگی کا دارومدار آنکھ پر ہے۔ پہلے آنکھ دیکھتی ہے' پھر دل فیصلہ کرتا ہے' اس کے بعد باقی اعضاء آمادہ ہوتے ہیں۔ اہل معرفت آج تک یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ گناہوں ونیکیوں میں دل کا مقام مقدم ہے یا آنکھ کا۔ اس لئے مذہب اسلام میں آنکھ کے متعلق بہت تاکید فرمائی گئی ہے۔ قرآن کا خطاب ایمان والوں سے ہوتا ہے

﴿قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذلك ازكى لهم ان الله خبير بما يصنعون﴾ (النور آیت: ۳۰)

''مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں' یہی بات ان کے لئے سب سے بہتر ہے۔ (یاد رکھو کہ) جو کچھ وہ کرتے ہیں' اللہ اس سے واقف ہے۔''

بدنظری عموماً زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ اسی سے بڑے بڑے فواحش کا دروازہ کھلتا ہے۔ قرآن کریم نے بدکاری اور بے حیائی کا انسداد کرنے کیلئے اول اسی سوراخ کو بند کیا ہے' یعنی مسلمان مرد عورت کو حکم دیا کہ بدنظری سے بچیں اور اپنی شہوت کو قابو میں رکھیں۔ اگر ایک مرتبہ بے ساختہ مرد کی کسی اجنبی عورت پر یا عورت کی کسی اجنبی مرد پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ ارادے سے اس طرف نظر نہ کرے کیونکہ یہ دوبارہ اس کے اختیار سے ہوگا۔ جس میں وہ معذور نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگر آدمی نگاہ نیچی رکھنے کی عادت ڈال لے اور اختیار وارادہ سے ناجائز امور کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا کرے تو بہت جلد اس کے نفس کا تزکیہ ہوسکتا ہے۔

حضرت جریر ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا

﴿عن نظر الفجاءة فامرني ان اصرف بصري﴾

''کہ بغیر ارادہ کے اگر کسی موقع میں کسی غیر محرم پر نگاہ پڑ جائے تو کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ اپنی نگاہ اس کی طرف سے پھیر لینا واجب ہے۔'' (ترمذی جلد ۲' صفحہ ۱۱۴)

حضرت عمر ؓ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کے پاس اچھے برے سب طرح کے لوگ آتے ہیں۔ اگر آپ امہات المؤمنین کو پردہ کا حکم فرما دیں تو بڑی اچھی بات ہے۔ اس پر سب مسلمانوں کے حق میں پردہ کا حکم نازل ہوگیا۔ (بخاری' مصری صفحہ ۹۱۱ کتاب التفسیر)

بخاری میں حضرت ام سلمہ ومیمونہ رضی اللہ عنہما سے ہے

﴿بينما نحن عنده اذا اقبل ابن ام مكتوم بعدما امرنا بالحجاب فقال رسول الله ﷺ احتجبا منه فقلت اليس هو اعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا فقال رسول الله ﷺ الستما تبصرانه﴾ (رواہ ابوداؤد والترمذی وقال الترمذی حدیث حسن صحیح)

ام المؤمنین فرماتی ہیں جب پردہ کا حکم آچکا تھا' اس کے بعد ایک دن ہم حضور ﷺ کے پاس حاضر تھیں کہ عبداللہ بن ام مکتوم ؓ آئے۔ حضور ﷺ نے ہم سے پردہ کرنے کو فرمایا' ہم نے عرض کیا وہ تو نابینا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم تو اس کو دیکھوگی۔

معلوم ہوا غیر محرم سے پردہ واجب ہے۔ جب کہ حضور ﷺ کی بیویوں کو ﴿ازواجه امهاتهم﴾ مسلمانوں کی مائیں فرمایا پھر بھی پردہ کا حکم دیا۔ دیگر عورتیں بدرجہ اولیٰ پردہ کرنے کی حقدار ہیں۔ خواہ وہ ایک دوسرے کو منہ بولے بھائی بہن کیوں نہ کہیں پردہ کرنا ہوگا۔

پردہ کا تفصیلی واقعہ سورۃ النور کی آیت [illegible] میں ہے۔ اے رسول مومنوں سے کہہ دیجئے اپنی نگاہوں کو نیچا کر کے رکھیں۔ یہ اتنا بلند مقام اصول ہے اگر اقوام عالم اس کو اپنا لیں تو یقیناً دنیا کے تمام فسادات لغویات اور برائیاں یکسر ختم ہو جاتی ہیں۔ نظر پاک ہوگی تو دل بھی پاک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوگا۔ نظر خراب تو نیت برباد۔ دولت حیاء لٹ جائے گی تو پوری کائنات انسانیت بربادیوں کا گہوارہ بن کر رہ جائے گی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

''جس میں حیا نہیں اس میں روح ایمان نہیں۔

اور فرمایا آپ ﷺ نے

﴿ان الحياء والايمان قرناء جميعا فاذا رفع احدهما رفع الاخر﴾

''حیا اور ایمان ایسے جڑواں ساتھی ہیں کہ ان سے اگر ایک اٹھ جائے تو دوسرا خود بخود اٹھ جاتا ہے۔''

اس لئے پختہ عہد کیجئے کہ ہمیشہ یہ اللہ ورسول کے حکموں کے تحت رہے تاکہ آنکھ کا جمال واستفادہ دونوں جہاں میں قائم ودائم رہے۔ جو بدنصیب لوگ دنیا میں اللہ کے احکام سے اور اللہ تعالیٰ کے قرآن سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ یہ قیامت کے دن قبروں سے اندھے اٹھیں گے۔ اس وقت بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے

﴿لم حشرتني اعمى وقد كنت بصيرا ۝ قال كذلك اتتك ايتنا فنسيتها وكذلك اليوم تنسى﴾ (طٰہٰ آیت ۱۲۵' ۱۲۶)

''اے پروردگار ہمیں کیوں اندھا اٹھایا گیا ہے حالانکہ ہم دیکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تمہارے پاس ہماری آیات آئیں تم نے ان کو بھلا دیا اس لئے آج تم

کو بھلا دیا گیا ہے۔''

اور فرمایا

﴿ولو نشآء لطمسنا علی اعینهم فاستبقوا الصراط فانی یبصرون ○ ولو نشآء لمسخنهم علی مکانتهم فما استطاعوا مضیا ولا یرجعون○﴾ (سورۃ یٰس آیت: ۶۶'۶۷)

''اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو ضائع کر دیتے۔ پھر (یہ اگر) راستے کی طرف دوڑتے تو کیسے دیکھتے اور اگر ہم چاہتے تو ان کی صورتیں مسخ کر دیتے۔ پھر یہ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے﴾

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿یوم ینفخ فی الصور ونحشر المجرمین یومئذ زرقا﴾ (طٰہٰ: آیت ۱۰۲)

''جس دن صور میں پھونکا جائے گا' اس دن ہم مجرموں کو کیری آنکھوں والا بنا کر اکٹھا کریں گے۔''

اسی لئے تو اللہ تعالیٰ کا قرآن پکار پکار کہہ رہا ہے

﴿قد جاء کم بصآئر من ربکم فمن ابصر فلنفسه ومن عمی فعلیها وما انا علیکم بحفیظ﴾ (الانعام آیت: ۱۰۴)

''تحقیق تمہارے پاس آ گئے ہیں حقائق تمہارے رب سے' پس جو قبول کرے گا ان کو اس کے اپنے نفس کیلئے ہے اور جو اندھا رہا' اس کا وبال اس پر ہے۔ نہیں ہوں میں تم پر نگہبان۔''

اور فرمایا

﴿واقترب الوعد الحق فاذا هی شاخصة ابصار الذین کفروا یویلنا قد کنا فی غفلة من هذا بل کنا ظلمین﴾ (الانبیاء: ۹۷)

''حق کا وعدہ آ گیا' پس کافروں کی آنکھیں اوپر کو لگی رہ جائیں گی اور وہ کہیں گے' ہائے افسوس ہم اس وعدہ سے غفلت کرتے رہے بلکہ ہم ظلم کرنے والے تھے۔''

یاد رہے جو لوگ دنیا میں آنکھ میں خیانت کرتے ہیں اور اپنی جان کو رب تعالیٰ کی نافرمانیوں میں مبتلا رکھتے ہیں' ایسے بدحالوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی ذات کا شرف دیدار ہرگز حاصل نہ ہوگا۔

﴿انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون﴾ (التطفیف: ۱۵)

تحقیق ایسے لوگ اپنے رب کے دیدار سے اس دن پردے میں ہوں گے۔ اس کے برعکس وہ نیک بندے جو آنکھ کو رب تعالیٰ کے امر کے تحت رکھتے ہیں اور اس میں کوئی خیانت نہیں کرتے' ایسے لوگ یقیناً قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار حاصل کریں گے۔

﴿وجوه یومئذ ناضرة○ الی ربها ناظرة﴾ (القیامۃ: ۲۳)

سنو کتنے ہی چہرے اس دن تروتازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ یعنی حضرت ابن عمر ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں مرتبہ کے اعتبار سے ادنیٰ وہ شخص ہوگا' جو اپنے باغوں' اپنی بیویوں' اپنی نعمتوں' اپنے خدمت گاروں' اپنے نشت گاہوں کو (سامان وغیرہ) جو ایک ہزار برس کی مسافت کے اندر پھیلے ہونگے دیکھے گا اور خوش رہے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبہ کا جنتی وہ ہوگا' جو صبح وشام دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت کی

﴿وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة﴾ (القیامۃ: ۲۳)

''بہت سے اس روز اپنے پروردگار کے دیدار سے تروتازہ اور خوش وخرم ہونگے۔'' (مشکوٰۃ باب رویۃ اللہ تعالیٰ)

یاد رہے یہ نعمت سب انعاماتِ ربانی سے بڑھ کر ہوگی۔ آنحضور علیہ السلام نے اس دیدار کی کیفیت خود بیان فرمائی ہے۔ جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا اور جو کچھ چاہتے ہو کہ میں تم کو زیادہ دوں جنتی کہیں گے کیا ہمارے چہروں کو تو نے روشن نہیں کیا......؟ کیا تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کیا......؟ اور کیا تو نے ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی......؟ یعنی اے پروردگار تیرے یہ احسانات کیا کم ہیں کہ ہم اور مطالبہ کریں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سن کر اللہ تعالیٰ اپنے چہرے سے نقاب الٹ دے گا۔

﴿فیرفع الحجاب فینظرون الی وجه الله تعالی فما اعطوا شیئا احب الیهم من النظر الی ربهم ثم تلا للذین احسنوا الحسنی وزیادة﴾

''پھر اللہ تعالیٰ ان سے اپنا حجاب دور فرمائے گا پس جنتی اپنے رب العزت کو دیکھیں گے اور یہ دیدار ربانی ان کیلئے سب سے بڑھ کر ہوگا۔ دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر ان کے نزدیک کوئی نعمت محبوب نہ ہوگی۔'' (مسلم' مشکوٰۃ)

زیادۃ سے مراد دیدارِ الٰہی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ وغیرہ ایک جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم سے مرفوعاً آیا ہے کہ ''حسنیٰ'' سے مراد جنت ہے اور ''زیادۃ'' سے مراد نظر کرنا ہے طرف چہرہ رحمٰن کے (اللہ کا دیدار کرنا) اس لئے آنکھ کو دنیا میں ہمیشہ محتاط رکھنا چاہئے۔ یہی آنکھ ہے جو انسان کو منازل بلند پر بٹھائے اور یہی آنکھ ہے جو قعر مذلت میں گرائے۔ کتنے لوگ آنکھ پر صحیح نگرانی وپاسبانی کے باعث اللہ کے ہاں مقرب ہوگئے اور کتنے پاکباز بعض اوقات آنکھ کی خیانت میں گرفتار ہو کر تباہ حال ہو گئے۔ بعض اہل معرفت نے کتنا شاندار سبق دیتے ہوئے فرمایا ہے

﴿فاغسلوا أربعا بأربع وجوهکم بماء أعینکم والسنتکم بذکر خالقکم وقلوبکم بخشیة ربکم وذنوبکم بالتوبة﴾

''چار چیزوں کو چار چیزوں سے دھویا کر (۱) چہروں کو آنکھ کے پانی کے ساتھ (۲) زبان کو اپنے خالق اکبر کے ذکر کے ساتھ (۳) دلوں کو اپنے رب العزت کے ڈر کے ساتھ (۴) گناہوں کو توبہ کے ساتھ

اللہ کے خوف سے نکلنے والے آنسوؤں کی برکات

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے خوف اور ہیبت سے جس بندہ مومن کی آنکھوں سے کچھ آنسو نکلیں' اگرچہ وہ مقدار میں بہت کم مثلاً مکھی کے سر برابر (یعنی ایک قطرہ ہی مقدار) ہوں پھر وہ آنسو بہہ کر اس کے چہرہ پر پہنچ جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو آتشِ دوزخ کیلئے حرام کر دے گا۔ (سنن ابن ماجہ)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا جزآء بما کانوا یکسبون﴾ (التوبہ ۸۲)

پس چاہئے کہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں۔ یہ ان کے اپنے کئے کا بدلہ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿یاایها الناس أبکوا فان لم تستطیعوا فتباکوا فان اهل النار یبکون فی النار حتی تسیل دموعهم فی وجوههم کانها جداول حتی تنقطع الدموع فتسیل الدمآء فتقرح العیون فلو ان سفنا انجیت فیها لجرت﴾ (رواہ فی شرح السنة مشکوٰۃ باب صفۃ النار)

''اے لوگو! خوف خدا سے خوب رویا کرو۔ اگر رونا نہ آئے رونے کی صورت ہی بناؤ دوزخ والے جہنم میں روئیں گے کہ آنسوؤں کے بہنے کی وجہ سے ان کے رخساروں پر نالیاں بن جائیں گی۔ جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو پھر خون چلے گا۔ آنکھیں مجروح ہو جائیں گی۔ ان کے آنسو کے پانی میں اگر کشتیاں چلائی جائیں تو وہ بھی چل پڑیں گی۔''

قارئین کرام! غور فرمائیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قبر کے پاس ہوتے تو بے اختیار روتے۔ یہاں تک کہ ان کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ (مشکوٰۃ باب القبر)

قیامت میں ہر ایک آنکھ رونے والی ہوگی مگر وہ آنکھ جو دنیا میں غیر محرم اور ناجائز چیزوں سے بچائی گئی ہوگی اور وہ آنکھ جس سے تھوڑا سا آنسو بھی خوف الٰہی سے نکلا ہوگا' ایسی آنکھوں والے اس دن چین اور امن میں ہونگے۔

﴿اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عنا﴾ (آمین)

اس لئے بھائیو! اس زندگی کا تھوڑا سا رونا وہاں کے بہت رونے سے بہتر ہے۔ یاد رہے خشیت الٰہی کے جذبہ سے معمور ہو کر رونا ایک بڑی نعمت ہے جو کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ صلحاء امت ہمیشہ رات کی تاریکی میں خوف خدا سے بہت رویا کرتے تھے۔ رات کے آخری حصہ میں نماز تہجد پڑھا کریں' تاکہ غافلین کے شمار میں نہ آ جائیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے خواب میں ایسے علماء و قراء قرآن دکھائے گئے جو قرآن کے حق کو ادا نہیں کرتے اور اس کے مطابق عملی زندگی نہیں بناتے۔ ان کے سروں کو پتھروں سے کچلا جا رہا ہے۔ اس کے برعکس جو اس نعمت شب بیداری سے مالا مال ہیں' ان کے حق میں حضور علیہ السلام کی خبر صادق ہے:

﴿عن اسماء بنت یزید عن رسول الله ﷺ قال یحشرو الناس فی صعید واحد یوم القیمة فینادی مناد فیقول این الذین کانت تتجا جنوبهم من المضاجع فیقولون وهم قلیل فیدخلون الجنة بغیر حساب ثم یؤمر بسائر الناس الی الحساب﴾ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوٰۃ باب الحساب والقصاص)

''قیامت کے دن جب سب لوگ میدانِ محشر میں جمع ہونگے اس وقت رب تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی ندا کرے گا' آج وہ کہاں ہیں' جو راتوں کو اپنے بستروں سے الگ ہو کر قیام کرتے تھے۔ پس وہ کھڑے ہونگے اور وہ تھوڑے ہوں گے پس وہ بہشت میں بغیر حساب داخل ہو جائیں گے پھر باقی لوگوں سے حساب لینے کا حکم دیا جائے گا۔''

اس لئے ضرور اس زمرہ صالحہ میں شمولیت کیلئے کوشش کرنی چاہئے اور خاص کر آخرت کے منظر کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور آنکھ کو حق بات میں مصروف رکھنا چاہئے۔

﴿عینان لا تمسها النار عین بکت فی جوف اللیل من خشیة الله وعین باتت تحرس فی سبیل الله﴾ (طبرانی)

دو آنکھیں ہیں جن پر جہنم کی آگ حرام ہے۔ ایک تو وہ آنکھ جو خوفِ خدا سے آدھی رات کو روئے دوسری وہ آنکھ جو راہِ خدا میں مسلمانوں کی چوکیداری میں رات بھر بیدار رہے۔

﴿فان الله عزوجل یقول وعزتی وجلالی وارتفاعی فوق عرشی لا تبکی عین وعبدی فی الدنیا من مخافتی الا اکثرت ضحکها فی الجنة﴾ (بیہقی بحوالہ تفسیر ستاری پارہ نمبر ۶ صفحہ ۱۷۳)

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم اپنے جلال کی قسم اپنے عرش پر بلند ہونے کی قسم کہ دنیا میں میرے جس بندے کی آنکھ میرے خوف سے روئے گی' میں جنت کے اندر اس کو خوش بہ خوش ہنساتا ہوا رکھوں گا۔ دیکھا خوفِ الٰہی سے آنسو بہانا رب کو کس قدر پسند ہے' ادھر آنکھ سے آنسو نکلا ادھر جسم پر جہنم حرام ہوئی۔

جامع ترمذی میں ہے کہ جو شخص دنیا میں خوفِ الٰہی سے رویا ہوگا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ جب تک کہ دودھ تھنوں میں داخل نہ ہو جائے اور جس نے راہ اللہ میں چلنے سے محنت مشقت اٹھائی' غبار آلود ہوا تو وہ اور دوزخ کا دھواں جمع نہ ہوگا۔ یعنی ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

اور حدیث مبارکہ میں ہے

﴿عن ابی امامه عن النبی قال لیس شیء احب الی الله من قطرتین واثرین قطرة دموع من خشیة الله وقطرة دم تهراق فی سبیل الله واما الاثران فاثر فی سبیل الله واثر فی فریضة من فرائض الله تعالیٰ﴾ (رواہ الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب بحوالہ مشکوٰۃ باب الجہاد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشان بہت پیارے ہیں۔ ایک تو اللہ کے خوف سے نکلا ہوا آنسو کا قطرہ اور دوسرا اس خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا جائے اور دو نشانوں میں سے ایک نشان تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم یا چوٹ وغیرہ سے آئے اور دوسرا نشان اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فرض کا نشان (مثلاً سجدہ وغیرہ کا نشان)

﴿اللهم طهر قلبی من النفاق وعملی من الریا ولسانی من الکذب وعینی من الخیانة فانک تعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور﴾

''اے اللہ! پاک کر میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریاء سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے بے شک تو آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اس چیز کو بھی جس کو دل پوشیدہ کر لیتے ہیں۔'' (بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ)